دار الافتاء جامعہ دار العلوم یاسین القرآن
St-18-1 سیکٹر 5-M نارتھ کراچی- فون: 021-38302662, 021-32064664

الرقم المسلسل ٦١١ — تاریخ الوصول — عماد الرب
رقم الایصال — تاریخ الاجراء ٦/٧/١٤ھ

تجویدی قرآن مجید جس میں مدّ، غنّہ وغیرہ کے نشانات لگے ہوتے ہیں
حاشیہ پر اردو، پشتو، انگلش میں وضاحت بھی ہوتی ہے......
قرآن کریم میں اس کتابت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟؟؟
جزاکم اللہ خیرا

محمد رضوان 2013

الجواب بعون الملک الوھاب

ابتداء میں جب قرآن مجید نازل ہوا تو چونکہ اس کے اولین مخاطب اہل عرب تھے اس لیے ان کو قرآن پڑھنے کے لیے علامات وغیرہ کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح قرآن اور غیر قرآن میں اختلاط کا اندیشہ بھی تھا لہذا قرآن میں کسی بھی قسم کی علامات لگانا ممنوع تھا جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے "جردوا القرآن" قرآن کو (زائد چیزوں سے) خالی رکھو۔

اور بعد میں چونکہ ایسے عجمی لوگ بھی حلقۂ بگوش اسلام ہو گئے جو عربی زبان لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اور قرآن اور غیر قرآن میں التباس کا خطرہ بھی نہ رہا لہذا علماء کرام نے آسانی کی غرض سے قرآن میں رکوع، اوقاف وغیرہ کی علامات لگا دیں اور اس کو فقہاء کرام رحمہم اللہ نے مستحب قرار دیا ہے۔

اسی طرح تجویدی قرآن مجید میں مدّ، غنہ وغیرہ کی علامات بھی اسی لیے لگائی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کیلئے تجوید کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنا آسان ہو جائے لہذا یہ بھی مستحب ہے۔

لما فی الجوھرۃ النیرۃ ٦٨/٢ رحمانیہ

قوله (والنقط) انما كان النقط مكروها فيما تقدم لأنهم كانوا عربا صرحا لا يعتريهم اللحن والتصحيف أما الآن فقد اختلطت العجم بالعرب فالنقط والشكل مستحب لأن ترك ذالك إخلال بالحفظ۔

Scanned by CamScanner

وفي الدر المختار ٦/٣٨٦ سعيد

(و) جاز (تحلية المصحف) ... (و تعشيره ونقطه)
أي إظهار إعرابه وبه يحصل الرفق جدا خصوصا للعجم
فيستحسن وعلى هذا لا بأس بكتابة أسامي السور
وعد الآي وعلامات الوقف ونحوها فهي بدعة حسنة.

وفي رد المحتار
(قوله وعلى هذا) أي على اعتبار حصول الرفق
(قوله ونحوها) كالسجدة ورموز التجويد.

والله تعالى أعلم

كتبه
سيف الله خالد شاكلوي
دار الإفتاء دار العلوم ياسين القرآن

دار الإفتاء — جامعة دار العلوم ياسين القرآن

رئيس دار الإفتاء
المفتي السيد نجم الحسن الامروهوي
جامعة دار العلوم ياسين القرآن

01 JAN 2020